جلد ۳۴ | ۲۶ ماہ ظہور ۱۳۲۵ ہش | ۲۸ رمضان المبارک ۱۳۶۵ھ | ۲۶ اگست ۱۹۴۶ء | نمبر ۱۹۹

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی - ۲۵ ماہ ظہور - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج سات بجے شام بذریعہ فون دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت نزلہ کی وجہ سے ناساز ہے۔ صحت کے لئے دعا کی جائے۔

قادیان ۲۵ ماہ ظہور - خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خدا تعالےٰ کے فضل سے خیر و عافیت ہے۔

ہندوستان کے موجودہ حالات کے پیش نظر مسلم لیگی لیڈروں کی ذمہ واریاں

وائسرائے ہند نے ملک معظم کی منظوری سے ۲۴ راگست کو عبوری حکومت کے قیام کا اعلان کر دیا اور چونکہ مسلم لیگ اس میں شمولیت پر رضامند نہ ہوئی۔ اس لئے فی الحال اسے نظر انداز کر کے کانگرس نے اس ذمہ واری کو اٹھا لیا۔ گو عملاً اس حکومت کی حیثیت اگزیکٹو کونسل سے زیادہ نہیں۔ اور جیسا کہ وائسرائے ہند نے اپنی براڈکاسٹ تقریر میں کہا ہے۔ یہ حکومت پرانے آئین کے ماتحت ہی کام کرے گی۔ اور باوجود اس کے کہ کانگرس کی یہ خواہش پوری نہیں ہو سکی۔ کہ اسے کیبنٹ بنانے کا موقعہ مل سکے۔ تاہم اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ برطانوی حکومت جو کچھ کر رہی ہے۔ اس سے ہندوستان کو آزادی دینے کے متعلق اس کی نیک نیتی کا ثبوت ضرور ملتا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی یہ بات بھی واضح ہے کہ برطانوی حکومت کو مسلم لیگ کی نسبت کانگرس کی خاطرداری زیادہ منظور ہے۔ اس کی وجہ خواہ یہ ہو کہ وہ ملک کی اکثریت کی نمائندہ سمجھی گئی ہے۔ خواہ یہ کہ برطانیہ کے تجارتی یا اقتصادی مفاد کا تقاضا اس کا مقتضی ہے۔ اور خواہ کوئی اور وجہ ہو۔ بہرحال یہ واضح ہو گیا ہے۔ کہ اپنے راستہ پر چلتے ہوئے اگر دونوں میں سے ایک کو ہی رضامند کرنا ممکن ہو۔ تو برطانیہ مسلم لیگ کی نسبت کانگرس کی رضامندی مقدم سمجھے گی۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ مسلم لیگ کے نقطۂ نگاہ سے موجودہ صورت مسلمانوں کے لئے سخت نقصان دہ ہے۔ اور مسلمانوں کو اس سے کافی صدمہ پہنچا ہے۔ وہ اسے اپنے ساتھ ناانصافی سے تعبیر کر رہے ہیں۔ مسلم لیگی لیڈر اس کے ازالہ کی تدابیر کرینگے اور ممکن ہے وہ اسکی تلافی کرا بھی لیں۔ لیکن اس امر سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا۔ کہ یہ موقعہ مسلمانوں کے لئے سخت نازک ہے اور اس موقعہ پر اگر مسلم لیگی لیڈروں دور اندیشی عاقبت بینی اور تدبر سے کام نہ لیا۔ اور صحیح رہنمائی کے فرائض کو سرانجام نہ دے سکے۔ تو غلط اقدام کی وجہ سے مسلمانوں کو جو نقصان پہنچیگا۔ اس کی تلافی شاید کبھی نہ ہو سکے۔

اس وقت مسلمانوں میں ایک تو ویسے ہی کافی جوش ہے۔ اور دوسرے ہندو پریس اپنی کم فہمی اور کم نگاہی کی وجہ سے اور شاید دانستہ طور پر مسلمانوں کے متعلق بالعموم اور مسلم لیگ و مسلم لیگی لیڈروں کے متعلق ایسا لب و لہجہ اختیار کر رہا ہے۔ کہ جو لازماً فرقہ وارانہ کشیدگی پیدا کرنے والا اور اشتعال انگیز ہے۔ کلکتہ کے واقعات کی آڑ میں نہ صرف لیگی لیڈروں کو برا بھلا کہا جا رہا ہے۔ بلکہ بعض ہندو اخبار تو یہاں تک بے حیائی پر اتر آئے ہیں۔ کہ ان مسلمان بادشاہوں اور فرمانرواؤں کے متعلق بھی جو صدیوں پہلے گذر چکے اور جن کو مسلمان نہایت عزت اور احترام کی نگاہ سے دیکھتے ہیں سخت نازیبا الفاظ استعمال کر رہے ہیں۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ اس بات کے سخت متمنی ہیں۔ کہ ملک میں فسادات ہوں تا ان کو موقعہ مل سکے۔ کہ مسلمانوں کو بالکل کچل دیا جائے۔ ہندوستان کے موجودہ مسلمانوں کی مفروضہ بہادری اور ان کی جنگجو یانہ سپرٹ کے وہم میں جو لوگ مبتلا ہیں۔ ان کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ آج کا ہندو وہ ہندو نہیں ہے۔ جو کچھ عرصہ پیشتر تھا۔ بلکہ آج وہ پوری طرح مسلح اور اس ملک میں خالص ہندو راج قائم کرنے کے لئے مسلمانوں کی طاقت کو بالکل کچل دینے کے لئے پوری طرح تیار ہے۔ اور اس لحاظ سے یہ موقعہ مسلمانوں کے لئے نہایت نازک ہے۔ ایک تو عامۃ المسلمین میں طبعی طور پر رنج اور جوش ہے۔ اور دوسرے انہیں اشتعال دلایا جا رہا ہے۔ اس لئے مسلمان لیڈروں پر اس وقت بہت ہی بھاری ذمہ واریاں ہیں۔ اور ان کا فرض ہے کہ قوم کی کشتی کو ایسے پرخطر حوادث سے محفوظ رکھنے کے لئے پورے پورے انتظامات کریں۔ اس وقت اگر دشمن اپنے منصوبوں میں کامیاب ہو گئے۔ اور انہوں نے ایسے حالات پیدا کر دیئے کہ فسادات شروع ہو جائیں۔ تو نہ صرف یہ کہ ان کے نتیجہ میں ہندوؤں سے مسلمانوں کو نقصان پہنچیگا بلکہ حکومت کو بھی ان کے خلاف اقدام کا موقعہ مل سکے گا۔ اور اس کے علاوہ دیگر ممالک میں مسلمانوں کے خلاف پروپیگنڈا کا دروازہ کھل جائے گا۔ گویا یہ صورت کئی لحاظ سے مسلمانوں کے لئے نقصان رساں ہوگی۔ اس لئے مسلمان رہنماؤں پر دہری ذمہ واری ہے۔ انہیں چاہیئے۔ کہ مسلمانوں پر ایسا کنٹرول قائم کریں۔ اور فوری طور پر ایسی تنظیم کر لیں۔ کہ نہ صرف یہ کہ مسلمانوں کی طرف سے کسی فساد کی ابتداء کا امکان نہ رہے۔ بلکہ وہ دشمنوں کی طرف سے کسی چال کا شکار بھی نہ ہو سکیں۔ امید ہے کہ ذمہ وار مسلم لیگی لیڈر اس موقعہ پر فرض شناسی کا پورا پورا ثبوت دیں گے۔

ایڈیٹر :- رحمت اللہ خان شاکر

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے شائع کیا

عید الفطر اور اس کے احکام

عید الفطر کی نماز کا وقت اس وقت ہے جب دو نیزہ کے برابر سورج چڑھ گئے۔ اور عید الضحیٰ کا وقت وہ ہے کہ جب ایک نیزہ کے برابر سورج بلندی پر آجائے۔ اس نماز میں مرد اور عورت سب کو شامل ہونا چاہیئے۔ عورتوں کے متعلق یہاں تک تاکید ہے کہ جو عورتیں نماز میں شامل نہ ہوسکیں وہ نماز سے علیحدہ رہیں۔ لیکن تکبیر کے کہنے اور دعا کے کرنے میں وہ شریک ہوں۔ یہ نماز شہر سے باہر ہونی چاہیئے۔ اگر بارش وغیرہ کا عذر ہو تو مسجد میں بھی ہوسکتی ہے۔ اور اگر عید کے دن لوگوں کا اجتماع نہ ہوسکتا ہو تو امام دوسرے دن عید پڑھا سکتا ہے۔ ایسا ہی اگر چاند کی تاریخوں میں غلطی کی وجہ سے عید کی تاریخ اس وقت معلوم ہوئی کہ نصف النہار ہو چکا تھا تب بھی امام لوگوں کو دوسرے دن نماز پڑھائے ہر دو عیدوں میں نماز دو رکعت ہے۔ اور نمازوں سے اس نماز کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ اس میں تکبیریں زیادہ ہیں۔ تکبیروں کا موقعہ اور تعداد یہ ہے جب امام تکبیر تحریمہ کہے تو اس کے بعد ثناء پڑھے۔ پھر سات تکبیریں پہلی رکعت میں قراءت سے پہلے ہیں اور پانچ دوسری رکعت میں قراءت سے پہلے ہر تکبیر کے ساتھ دونوں ہاتھ اٹھانے چاہئیں۔ پھر قراءت فاتحہ اور سورۃ چاہیئے۔ اور یہ قراءت بلند آواز سے پڑھی جائے۔ دو رکعت پوری کرنے کے بعد تشہد پڑھے۔ اور سلام پھیرے۔ نماز عید سے فارغ ہو کر امام خطبہ کہے۔ جس میں لوگوں کو وعظ و نصیحت کرے۔ یہ خطبہ بھی جمعہ کی طرح ہونا چاہیئے یعنی اس میں بھی ایک دفعہ بیٹھ کر دوبارہ شروع کرنا چاہیئے۔ اگر امام یہ خیال کرے کہ عورتوں کو نہیں سنا سکا۔ تو وہ مردوں کو سنانے کے بعد عورتوں میں جا کے اور ان کو بھی وعظ کرے۔ اس خطبہ میں خطیب کا بار بار تکبیر کہنا مستحب ہے۔ اس خطبہ کا سننا ضروری ہے بعض لوگوں کو اگر امام جانے کی اجازت دے تو وہ جا سکتے ہیں۔

صدقۃ عید الفطر عید کی نماز سے پہلے ادا کرنا چاہیئے۔ عید کے دو چار روز پہلے ہی ہو تا کہ عید کے دن ساکین کے کام آوے۔ صدقۃ فطر کی مقدار ایک صاع ہے۔ اور گندم نصف صاع بھی جائز ہے۔ فضیلت صاع کو ہے۔ صدقۃ الفطر ہر انسان کی طرف سے ادا کرنا چاہیئے۔ جو شخص خود ادا نہیں کر سکتا۔ اس کی طرف سے وہ ادا کرے جو اس کے اخراجات کا ذمہ دار ہے۔ صدقۃ الفطر عورت۔ مرد۔ بچے بوڑھے۔ آزاد و غلام سب کی طرف سے ادا ہونا چاہیئے۔ جو شخص دینے کی توفیق نہیں رکھتا اس پر واجب نہیں۔ کیونکہ یہ تو مستحق صدقہ ہے

صاع آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کا ایک پیمانہ ہے جیسے پنجاب کا ٹوپا ہے۔ اس پیمانہ میں چار مُد غلہ پڑتا تھا۔ ایک مُد گیارہ چھٹانک کا پیمانہ ہے۔ پس صاع پونے تین سیر انگریزی کی ہوئی۔ جس سیر کی مقدار ۸۰ تولے ہے۔ قادیان کے نرخ کے حساب سے ایک صاع ۱۲؍ آنہ کا بنتا ہے۔ اور نصف صاع ۶؍ کا:

عبد الرؤف صاحب پوتہ حصول ملازمت کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

اسلام کی تبلیغ ہے دنیا میں ترا کام

از مکرم حافظ سلیم احمد صاحب اٹاوی

دنیا کو دیا جس نے سدا امن کا پیغام — وہ مذہب اسلام ہے ہاں مذہب اسلام
تعلیم یہی دی ہے رسول عربیؐ نے — واجب ہے ہر اک قوم کے سردار کا اکرام
جو اپنے ہر اک دعوے پہ رکھتا ہے دلائل — قرآن ہے وہ آخری اللہ کا الہام
اے طالب حق احمدی اے مرد مجاہد! — دنیا میں ہے اسلام کی تبلیغ ترا کام
تو سر سے کفن باندھ کے دنیا میں نکل جا — پہنچا دے ہر اک گوشے میں توحید کا پیغام
جو جان ہتھیلی پہ لئے پھرتا ہو ہر آن — پہنچائے گی کیا اُس کو ضرر گردش ایام
عبرت کے یہ ساماں ہیں مصیبت نہیں ہرگز — انساں کی ترقی کے لئے ہیں غم و آلام
پیغام فنا دیتی ہے ہر چیز کی تخلیق — "انجام میں آغاز ہے آغاز میں انجام"
انجام بخیر اُس کا ہو ایمان پہ ہو موت
اللہ سے حافظ کی دعا ہے سحر و شام

تسلّی رکھیں دعا کیلئے نام پیش کر دیا جائیگا

تحریک جدید کے مجاہدوں کو تسلی رکھنی چاہیئے کہ جن احباب کرام کا چندہ تحریک جدید خواہ وہ دفتر اول کے بارھویں سال کا ہو۔ یا دفتر دوم کے سال دوم کا سو فیصدی مرکز میں آجائے گا۔ ان کا نام ۲۹ رمضان المبارک کے دن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور دعا کے لئے پیش کر دیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔ چیک۔ بیمہ۔ منی آرڈرز کے ساتھ اسم وار تفصیل کا ہونا ضروری ہے۔ تا احباب کے نام دعا کے لئے پیش ہو جائیں۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس کا ورود قاہرہ

قاہرہ ۲۱ اگست۔ بذریعہ تار معلوم ہوا ہے کہ جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس سابق امام مسجد احمدیہ لنڈن قادیان آتے ہوئے آج بخیریت قاہرہ پہنچ گئے۔ احباب مولوی صاحب موصوف کے بخیر و عافیت قادیان پہنچنے کے لئے دعا فرمائیں۔

عید کارڈ کی ممانعت

آج فون پر میرے استفسار کے جواب میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے عید کارڈ بھیجنے کی رسم کے متعلق فرمایا:-

"ہم اسے ناپسند کرتے ہیں۔ لغو چیز ہے۔ اس سے پیسے ضائع ہوتے ہیں۔ اس سے بچنا چاہیئے"

منیر احمد دنیس ۲۵؍۸؍۴۶

درخواستہائے دعا

ڈاکٹر محمد زبیر صاحب نے بھجوانی۔ اور محمد یاسین صاحب نے لکھنو سے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ مولوی محمد عثمان صاحب لکھنوی پر فالج کا دوبارہ حملہ ہوا ہے۔ حالت نازک ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے

ملک محمد بشیر صاحب لاہور حصول ملازمت کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ کرم الٰہی صاحب کلرک نیا محلہ جہلم استقلال ملازمت کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ عبد الغفور صاحب اوجھانوی کراچی سندھ کو بعض مخالفین نقصان پہنچانے کے درپے ہیں دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ محمد عثمان صاحب ہیڈ کنسٹبل بدی سٹیٹ کے خلاف ایک مقدمہ دائر ہوا ہے اسمیں باعزت کامیابی کے لئے وہ دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

اربعین از کلام حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

(از حضرت میر محمد اسماعیل صاحب)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ "جو شخص میری امت کو دین سمجھانے کے لئے چالیس حدیثیں یاد کرلے۔ تو اللہ تعالےٰ قیامت کے دن اسے فقہاء میں اٹھائے گا اور میں اس کی شفاعت کروں گا۔ اور اس کے حق میں گواہی دونگا۔"

اس کلام مقدس پر عمل کرکے میں نے بھی ایک مجموعہ چالیس احادیث کا اس طرح سے انتخاب کیا ہے۔ کہ اس کا حفظ کرنا اور سمجھنا عوام الناس بلکہ عورتوں اور کم تعلیم بچوں کے لئے بھی آسان ہو یعنی اکثر احادیث صرف دو لفظی ہیں۔ اور جو سہ لفظی بھی ہیں۔ ان میں ایک لفظ ایسا موجود ہے۔ جسے ہر ایک اردو دان آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اس چہل حدیث کو قبول فرمائے۔ اور لوگوں کے لئے نافع بنائے۔

(۱) اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ

دین کا خلاصہ خیر خواہی ہے۔ خواہ وہ مخلوق کی خیر خواہی ہو۔ خواہ رسول کی خیر خواہی ہو۔ خواہ خدا کی خیر خواہی یعنی جو سلسلہ خدا نے قائم کیا ہے۔ اسکی ترقی میں کوشاں رہنا۔ اور تبلیغ میں رسول کی ہر طرح کی امداد کرنا اور مخلوقات پر شفقت کرنا۔

(۲) اِجْتَنِبُوا الْغَضَبَ

سخت غصہ سے بچو۔ کہ وہ عموماً گالی گلوچ فساد یا قتل تک کا باعث ہوتا ہے۔

(۳) اَدُّوْا زَکٰوتَکُمْ

تم اپنی زکوٰۃ ادا کیا کرو۔ کیونکہ زکوٰۃ قوم کے غرباء کی امداد ہے۔ اور تمہارے مالوں کو پاک کرتی ہے۔

(۴) اِحْفَظْ لِسَانَکَ

تو اپنی زبان کی حفاظت کر۔ بہتان۔ جھوٹ اور غیبت سے۔ لڑائی اور فساد کی باتوں سے فحش اور گندہ کلامی سے

(۵) اَرْحَامُکُمْ اَرْحَامُکُمْ

یعنی تمہارے رشتہ دار آخر تمہارے اولوالارحام ہی ہیں۔ اس لئے ان کی دلداری سلوک اور امداد دوسروں سے زیادہ چاہیئے۔

(۶) اَرْشِدُوْا اَخَاکُمْ

اپنے بھائی کو ہدایت کرو۔ یعنی بذریعہ تعلیم و تربیت یا وعظ و نصیحت ان کی بھلائی میں لگے

رہو تاکہ وہ نیک بن جائیں۔

(۷) اِشْفَعُوْا تُؤْجَرُوْا

سفارش کیا کرو تم کو سفارش کا بھی اجر ملیگا دنیا میں بعض کام سفارش سے چلتے ہیں۔ اگر کسی مستحق کی سفارش کرنے سے اسے فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ تو ہرگز دریغ نہیں کرنا چاہیئے۔ بشرطیکہ کسی پر ظلم نہ ہو۔

(۸) اَسْلِمْ تَسْلَمْ

اسلام لا تو تو ہر خرابی برائی اور نقصان سے محفوظ ہو جائے گا۔ اسی وجہ سے اسلام سلامتی کا مذہب کہلاتا ہے۔

(۹) اَطِعْ اَبَاکَ

اپنے باپ کی اطاعت کر۔ باپ کی اطاعت اولاد کے لئے نہ صرف سعادتمندی ہے۔ بلکہ بسبب حقیقی خیر خواہ اور صاحب تجربہ ہونے کے بھی اس کی اطاعت مفید ہے۔

(۱۰) اِعْتَکِفْ وَصُمْ

اعتکاف میں بیٹھ اور ساتھ ہی روزہ بھی رکھ یعنی اعتکاف بغیر روزوں کے نہیں ہو سکتا۔ معتکف کا روزہ دار ہونا ضروری ہے۔ ورنہ اعتکاف باطل ہے۔

(۱۱) اَعْلِنُوا النِّکَاحَ

نکاح اعلان کے ساتھ کیا کرو۔ یعنی تمام خفیہ نکاح ناجائز ہیں۔

(۱۲) اَکْرِمِ الشَّعْرَ

بالوں کی عزت کر۔ یعنی ان کو پاک صاف رکھ اور کنگھی استعمال کر۔ دوسرے یہ کہ جب لڑکے کی داڑھی مونچھ نکل آئے تو اس کے ساتھ بچوں کی طرح کا سلوک نہ کر۔ تیسرے یہ کہ کوئی سفید بالوں والا آدمی ہو۔ تو اس کے بالوں کی وجہ سے اسکی تعظیم کر۔

(۱۳) اَلْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِیْمِ

عملوں کا دارومدار انجام پر ہے۔ اگر انجام اچھا ہوا تو سمجھو کہ اعمال بھی مقبول ہوگئے۔ ورنہ بیکار رہے۔

(۱۴) اَکْرِمُوْا اَوْلَادَکُمْ

اپنی اولاد کی عزت کرو۔ تاکہ ان میں خودداری کا احساس پیدا ہو۔ اور وہ بری باتوں اور برے اعمال سے بچے رہیں۔ ہمیشہ تو تکار کرکے بچوں کو مخاطب کرنا بھی نامناسب ہے۔

(۱۵) اُوْصِیْکُمْ بِالْجَارِ

میں تم کو ہمسایہ سے نیک سلوک کی وصیت کرتا ہوں شہری تمدن اور امن کے قیام کا یہ بھی ایک بڑا بھاری گر ہے۔

(۱۶) اَلْاَمَانَۃُ عِزٌّ

امانت داری عزت ہے۔ امین کی دنیا میں اتنی عزت ہے۔ کہ ہر رسول نے اپنی قوم کو اپنی نکم رسول امین کہہ کر پہلے اپنی عزت کو تسلیم کروالیا۔ پھر انکو پیغام حق پہنچایا۔

(۱۷) اَلْاَیْمَنُ فَالْاَیْمَنُ

دائیں طرف والا دائیں طرف والا ہی ہے یعنی بعض حقوق مجلس میں دائیں طرف والوں کے مقدم ہوتے ہیں۔ ان کا ہمیشہ خیال رکھنا چاہیئے۔ مثلاً تقسیم طعام۔ طلب مشورہ وغیرہ وغیرہ۔

(۱۸) بَجِّلُوا الْمَشَائِخَ

بزرگوں کی تعظیم کرو۔ کیونکہ ان کا علم اور تجربہ نوجوانوں سے زیادہ ہوتا ہے۔

(۱۹) تَعَلَّمُوا الْیَقِیْنَ

یقین کو سیکھو۔ انسان کے تمام اعمال کا انحصار یقین پر ہے۔ اور ایمان کا آخری مرحلہ بھی یقین ہی ہے۔ ورنہ بے یقین انسان اپنی عمر یونہی لغاظی میں ضائع کر دیتا ہے۔ اور اپنے اعمال اور ایمان دونوں کے اعلیٰ ثمرات سے محروم رہتا ہے۔

(۲۰) تَھَادَوْا تَحَابُّوْا

ایک دوسرے کو تحفہ دیا کرو تاکہ آپس میں تمہاری محبت بڑھے۔ دنیا میں آپس میں محبت بڑھانے کا سب سے زیادہ کارگر طریقہ یہی ہے۔

(۲۱) اَلتَّعْزِیَۃُ مَرَّۃٌ

تعزیت ایک دفعہ ہی کافی ہے۔ یعنی کوئی مر جائے۔ تو ایک دفعہ وہاں جاکر تعزیت کرنی کافی ہے۔ یہ نہیں کہ برادری جمع ہو رہی ہے۔ اور چالیس دن تک ہر شخص کے لئے وہاں حاضر ہونا ضروری ہے یہ سب رسوم غیر اسلامی ہیں۔

(۲۲) اَلْخَالَۃُ وَالِدَۃٌ

خالہ بھی ماں ہی ہے۔ یعنی اس کی عزت اور خدمت بھی ماں کی طرح کرنی چاہیئے۔ دوسرے یہ کہ اگر کوئی عورت بچے چھوڑ کر مر جائے تو اس عورت کی بہن سے شادی کرنا ایسا ہے۔ گویا کہ بچوں کی اپنی ماں واپس آگئی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک غیر مطبوعہ مکتوب

حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام

(۹)

محبی عزیزی اخویم ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آں محب کا عنایت نامہ مع مبلغ پچاس روپیہ مجھکو ملا۔ جزاکم اللہ خیر الجزاء۔ چونکہ اس خط میں بخار آجانے کا ذکر تھا۔ اس لئے طبیعت متردد ہے۔ امید کہ دوسرے خط میں اپنے حالات خیریت آیات سے مطلع فرماویں۔ اللہ تعالےٰ آپ کو بفضل خود خیر و عافیت سے اس مخلصی عنایت فرماوے آمین ثم آمین۔

اس جگہ تادم تحریر ہر طرح سے خیر و عافیت ہے۔ چار نئی کتابیں چھپ رہی ہیں۔ یقین کہ جلد تر چھپ جائیں گی۔ نہایت خوشی کی بات ہے اگر آپ کو حکام کی طرف سے واپسی کی اجازت آجائے۔ بہرحال استقامت سے ہر ایک کام کرنا چاہیئے۔ اور خدا تعالےٰ پر بھروسہ رکھنا چاہیئے۔ بمبئی میں پھر طاعون ترقی کر رہی ہے۔ اور مدراس کے تین ضلعوں میں بھی شروع ہے۔ دیکھیں اللہ تعالےٰ کا کیا ارادہ ہے۔ ہندو جوتشی تو ۱۸۹۹ء میں دنیا کا خاتمہ بتاتے ہیں۔ والعلم کلھم للہ۔ والسلام

خاکسار مرزا غلام احمد عفی عنہ از قادیان ۱۴ اکتوبر ۱۸۹۸ء

(۲۳) اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ

دعا ہی تو اصل عبادت ہے جن لوگوں نے عبادت کو دعا سے الگ چیز قرار دیا ہے وہ بڑی غلطی پر ہیں۔ چونکہ دعا سے بندہ کا تعلق ذات باری تعالیٰ سے قائم ہوتا ہے اس لئے مغز عبادت یا یوں کہو کہ اصل عبادت دعا ہی ہے۔

(۲۴) اَلدُّنْیَا مَزْرَعَةُ الْآخِرَةِ

دنیا آخرۃ کی کھیتی ہے یعنی جو عمل دنیا میں کاشت کرو گے اس کا پھل آخرۃ میں ضرور ملے گا۔ دنیا میں نیک اعمال کرلو تو آخرۃ میں ان نیک اعمال کا ثمرہ تم کو ملے۔

(۲۵) صُوْمُوْا تَصِحُّوْا

روزے رکھا کرو تاکہ صحت حاصل ہو۔ یعنی ایک مقصد روزہ کا یہ بھی ہے کہ انسان کی صحت درست ہو جائے اور فضول مادے جسم کے جل کر جسم اعتدال کی حالت پر آجائے۔ یہ مطلب نہیں ہے کہ کوئی بیمار ہو تو وہ بھی اسطرح صحت حاصل کر لیا کرے۔

(۲۶) اَلْعَیْنُ حَقٌّ

نظر لگنا سچ ہے۔ نظر لگنا چونکہ علم توجہ ہی کی ایک شاخ ہے اس لئے اس کا انکار مناسب نہیں۔ مگر یہ مضمون طوالت بیان چاہتا ہے۔ اس لئے یہاں اس پر بحث نہیں ہو سکتی۔

(۲۷) اَلصَّبْرُ رِضًا

صبر راضی بقضا ہونے کا نام ہے۔ نہ یہ کہ جب کچھ نہ ہو سکا تو کہہ دیا کہ ہم صبر کرتے ہیں۔ مگر دل میں خدائی تقدیر سے ناراض ہیں۔

(۲۸) اَلْمُحْتَکِرُ مَلْعُوْنٌ

غلہ روکنے والا تاکہ جب مہنگا ہو جائے تب بیچوں۔ خدا کی رحمت سے دور ہے ایسا شخص ہر مذہب اور ہر قوم کی نظر میں واقعی ملعون ہے۔ اس کی نیت ہی بد ہے یعنی یہ کہ لوگ بھوکوں مرنے لگیں تو ان سے خوب روپیہ کماؤں۔

(۲۹) اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ

ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اس لئے مسلمانوں میں آپس میں برادرانہ سلوک و مروت ہونی چاہیئے۔ قرآن مجید نے بھی انما المؤمنون اخوۃ فرمایا ہے۔

(۳۰) اَلْمَطْعُوْنُ شَهِیْدٌ

طاعون سے مرنے والا شہید ہے۔ یعنی اگر مسلمان طاعون سے مرے تو اس کی موت شہادت کی موت ہے کیونکہ طاعون کی تکلیف اس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے۔

(۳۱) لَا وَصِیَّةَ لِوَارِثٍ

وارث کے لئے وصیّت منع ہے یعنی جو خود شرعی وارث ہو جیسے بیٹا۔ باپ یا بیوی۔ ان کے لئے مزید وصیّت کرنا منع ہے۔ جن کا حصہ شرع نے خود مقرر کر دیا ہو اس کے لئے ورثہ سے زیادہ کی وصیت کرنا ناجائز ہے ہاں جو وارث نہیں ہیں مثلاً بہن بھائی پوتا ان کے لئے تہائی مال میں سے وصیت ہو سکتی ہے۔

(۳۲) لَا تَعُدْ فِیْ صَدَقَتِكَ

اپنا صدقہ واپس نہ لے۔ جو چیز ایک دفعہ صدقہ کے طور پر دے دی جائے اسے واپس لینا۔ بلکہ قیمت ادا کر کے بھی واپس لینا منع ہے۔ ہاں اگر کسی اور شخص نے صدقہ دیا ہو تو صدقہ لینے والا اپنے اس صدقہ کو بطور ہدیہ کے اپنے اور دوستوں میں تقسیم کر سکتا ہے۔ سوائے اس شخص کے جس نے صدقہ دیا ہو۔

(۳۳) لَا مَهْدِیَّ اِلَّا عِیْسٰی

عیسیٰ علیہ السلام (جو چودھویں صدی میں آئیں گے) کے سوا کوئی مہدی نہیں یعنی اصل امام مہدی آخر الزمان وہی ہوں گے۔

(۳۴) اِجْتَنِبُوْا کُلَّ مُسْکِرٍ

ہر نشہ آور چیز سے بچو۔ کیونکہ ہر نشہ کی عادت صحت کی تباہی عادت کی غلامی اور عقل کی کوتاہی پیدا کرتی ہے

(۳۵) اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ

ولیمہ ضرور کر خواہ ایک ہی بکری کا ہو۔ ولیمہ وہ دعوت ہے جو زفاف کے بعد بطور شکریہ اور خوشی کے کی جاتی ہے۔

(۳۶) اَلسَّلَامُ قَبْلَ الْکَلَامِ

بات کرنے سے پہلے سلام کر لیا کرو۔ یعنی جب کسی سے ملو یا کسی مجلس میں جاؤ۔ تو پہلے سلام کرو۔ اس کے بعد جو بات کرنی ہو کرو۔

(۳۷) تَرْكُ الدُّعَاءِ مَعْصِیَةٌ

دعا کو ترک کرنا گناہ ہے۔ جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ خدا ہماری حالت کو خود جانتا ہے۔ اس لئے ہمیں اس سے مانگنا یا دعا کرنا نامناسب ہے وہ غور فرمائیں۔

(۳۸) سَیِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُهُمْ

قوم کا سردار دراصل ان کا خادم ہے۔ یعنی جو کسی قوم کا سردار ہے اسے سرداری تبھی زیب دیتی ہے جب وہ ان کی خدمت کرے۔ یا جو سردار بننا چاہے اسے چاہیئے کہ قومی خدمت میں منہمک رہے۔

(۳۹) اِتَّقُوا اللّٰهَ فِی النِّسَاءِ

عورتوں کے بارے میں خدا سے ڈرتے رہو کیونکہ وہ کمزور ہیں۔ کم علم اور محکوم ہیں پس ان کے حقوق کا خیال رکھو اور ان کی عمدہ تربیت کرو

(۴۰) طَلَبُ الْحَلَالِ جِهَادٌ

حلال رزق طلب کرنا بھی جہاد ہے خصوصاً اس زمانہ میں تو حلال روزی حاصل کرنا سخت مشکل ہے۔ چوربازار۔ دھوکا۔ فریب۔ ٹھگی۔ بدعہدی حقوق کا غصب کر لینا۔ خیانت ایسی عام باتیں ہیں کہ حلال اور حرام میں گویا تمیز ہی نہیں رہی۔ شیر فروش کے منہ میں روزہ ہوتا ہے اور ہاتھ میں پانی کا لوٹا جو وہ اپنے دودھ میں ملاتا ہے اسی طرح سود و رشوت۔ مامور اور کا ملازم حلال جوڑ و کھاتا ہے کہ جب میری تنخواہ پانچ سو روپیہ ہو جائے گی تب میں نکاح کروں گا اور اسوقت تک وہ جتنے طریقے اپنی خواہشات پوری کرنے کے استعمال کرتا ہے شریعت نے ان سب کو حرام قرار دیا ہے۔

(نوٹ:۔ اس مجموعہ میں حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کی اربعین کی کوئی حدیث شامل نہیں کی گئی)

صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام ازروئے ویدک دھرم

از مکرم شیخ محمد صاحب شرما قادیان

وید میں آتا ہے "عقلمند انسان کے لئے یہ جاننا بالکل آسان ہے کہ جھوٹا اور سچا قول ایک دوسرے کی مخالفت کرتے ہیں ان میں سے جو سچ ہے اور جونسا زیادہ صاف ہے اسی کی سوم رکھشا کرتا ہے جھوٹ کو مٹا دیتا ہے"

(رگ وید کانڈ ۸ سوکت ۱۰۴ منتر ۱۲)

نیز لکھا ہے "سوم ٹیڑھا چلنے والے کو نہیں بڑھاتا ہے اس جھوٹ کشتری کو جو جھوٹ سے (کشتری پن) دھارن کرتا ہے وہ ظالم کو جھوٹ کہنے والے کو مارتا ہے۔ وے دونوں اندر کی پھیٹ میں پڑتے ہیں"

(رگ وید کانڈ ۸ سوکت ۱۰۴ منتر ۱۳)

ہمارے زمانہ میں حضرت یوگیراج کرشن ثانی مسیح قادیانی علیہ السلام نے دعویٰ کیا کہ خداوند تعالیٰ کی طرف سے میں دنیا کی اصلاح کے لئے آیا ہوں۔ چونکہ آپ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں اس لئے خداوند تعالیٰ نے حضور پر نور علیہ السلام کو دن بدن بڑھا رہا ہے۔ اور آپ کا ہر مخالف نابود ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضور پر نور علیہ السلام کی مدد کر کے اور حضور کے دشمنوں کو ناکام کر کے صاف بتا رہا ہے کہ حضور خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔ اور حضور پر ایمان لانے کے بغیر خدا کی رضا کو پانا ناممکن ہے۔

مذکورہ بالا ویدک منتروں کی سچائی کے گواہ خود آریہ سماجی ہیں۔ چنانچہ مہاشہ خوشحال چند خورسند ملاپ لکھتے ہیں "پنڈت لیکھرام جی مہاراج کی زندگی وشہادت کے روشن واقعات کو دیکھئے۔ اور اس کے مقابلہ میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی قدردانی کا ملاحظہ کیجئے اور پھر بتائیے کہ آج کس کی زیادہ عقیدت ہو رہی ہے کہاں ہیں پنڈت لیکھرام جی کے نام پر مشن کالج۔ سرفروشوں کے سکول وغیرہ وغیرہ۔ مگر اس کے مقابلہ میں دنیا بھر کا کوئی آباد حصہ ایسا نہیں ہے جہاں پر حضرت مرزا صاحب موصوف کے نام کا چرچا نہ ہو بڑے بڑے عالم فاضل دنیا کے کونہ کونہ پر ان کے نام کا پرچار کر رہے ہیں کیا ان حقائق کی موجودگی میں کالج سیکشن یا

اس سے صاف ثابت ہے کہ حضرت کرشن قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام سچے ہیں۔ اس لئے خداوند تعالیٰ نے ان کو اپنے قول کے مطابق اپنے عمل سے سچا ثابت کر دیا ہے پس مبارک ہے وہ انسان جو مرنے سے پہلے اس مبارک وقت کی قدر کرے اور خدا کے سچے بھگت کو قبول کرے۔

قرآن کریم کی کھلی حقیقتیں

۲۳

از مکرم روشن دین صاحب تنویر وکیل سیالکوٹ

مدیر کوثر لکھتے ہیں۔ "جہاں تک آیت "وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا" کے ارشاد کا تعلق ہے۔ اس میں بیان کردہ عذاب آخرت ہے۔ جس مقام پر یہ آیت وارد ہوئی ہے۔ اس کا مطالعہ کرو صاف معلوم ہوگا۔ کہ اس کا تعلق آخرت کے قانون عذاب کے ساتھ ہے"

آپ نے تائید میں اس آیت سے پہلے کی چند آیتیں تحریر فرمائی ہیں۔ اور بعد کی آیتیں چھوڑ دی ہیں۔ اور محض اس لئے کہ وہ آیات آپ کے خود ساختہ مطلب کے خلاف پڑتی تھیں۔ اور صاف کھل جاتا تھا۔ کہ یہ آیت عذاب قیامت کے لئے نہیں۔ بلکہ خاص عذاب دنیوی کیلئے ہے ہم یہاں پورا سیاق و سباق درج کرتے ہیں ناظرین خود دیکھ لیں گے۔ کہ ہم نے کس قدر دیانت برتی ہے

وکل انسان الزمنٰہ طائرہ فی عنقہ ونخرج لہ یوم القیامۃ کتابا یلقٰہ منشورا۔ اقرأ کتابک کفی بنفسک الیوم علیک حسیبا۔ من اھتدی فانما یھتدی لنفسہ ومن ضل فانما یضل علیھا ولا تزر وازرۃ وزر اخری وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا۔ واذا اردنا ان نھلک قریۃ امرنا مترفیھا ففسقوا فیھا فحق علیھا القول فدمرنٰھا تدمیرا۔ وکم اھلکنا من القرون من بعد نوح وکفی بربک بذنوب عبادہ خبیرا بصیرا۔ (بنی اسرائیل رکوع ۲)

جو بھی آیت وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا کو پورے سیاق و سباق کے ساتھ مطالعہ کرےگا۔ خود معلوم کرلےگا۔ کہ جو عذاب اس آیت میں بیان کیا گیا ہے۔ وہ اس دنیا کا عذاب ہے نہ کہ قیامت کا۔ محض اس لئے کہ پہلے قیامت کا لفظ آگیا ہے۔ اس کو قیامت کا عذاب کہنا سراسر غلط ہے۔ اگلی آیات صاف ظاہر کرتی ہیں۔ کہ عذاب کا ذکر محض دنیاوی عذاب کے لئے چھیڑا گیا ہے۔ کیا آپ کی رائے میں ان آیات میں بھی قیامت کے عذاب کا ذکر ہو رہا ہے

کیا مشرکین کے اعمال و فسق و فجور کی وجہ سے "بستیاں قیامت میں ہلاک کی جائیں گی اور کیا حضرت نوح علیہ السلام سے لیکر جو بستیاں تباہ ہوئیں۔ وہ قیامت کے دن کی جائیں گی۔ چونکہ یہ آیات آپ کی تاویل باطلہ کے خلاف تھیں۔ اس لئے ان کو چھوڑ دیا گیا۔ اور محض لفظ قیامت سے ناظرین کو فریب دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ کیا دیانت تحقیق اسی کا نام ہے؟

چونکہ آپ کو معلوم تھا۔ کہ جو بات وہ کہہ رہے ہیں وہ صحیح نہیں۔ اس لئے یہ بھی لکھ دیا "لیکن اگر فسق و فجور اور فساد و استکبار کی وجہ سے جو تکلیف اور مصیبتیں دنیا پر نازل ہوئی ہیں۔ بحث کی خاطر وہ بھی مراد لے لی جائیں تو پھر بھی اس آیت کے یہ معنی لینا غلط ہوگا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد بھی دنیا پر تکلیف و مصیبت کا نازل ہونا اس کے مستلزم ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نہ صرف نوع انسانی پر بلکہ امت مسلمہ پر بھی بڑی بڑی مصیبتیں آئیں۔ بڑے بڑے عذاب نازل ہوئے۔ خانہ جنگی۔ یورش تاتار اقوام مغرب کا عالمگیر تسلط اور مسلمانوں کی بے کسی مظلومی اس حد کو پہنچ گئی ہے۔ کہ سعدی کی نوحہ گر زبان بے قرار ہو کر پکار اٹھی

آسمان را حق بود گر خون ببارد بر زمیں
بر زوال ملک مستعصم امیر المومنین

مگر کوئی رسول مبعوث نہیں ہوا۔ اور خدا کا یہ عذاب حتی نبعث رسولا کی قادیانی تعبیر کے بغیر ہی نازل ہو گیا"

یہ دلیل بھی ویسی ہی بودی ہے جیسے پہلی "وما کنا معذبین" والا عذاب خدا کے خاص ارادے کے ماتحت آتا ہے۔ دنیا میں بہت سے عذاب قانون قدرت کی خلاف ورزی کی وجہ سے آتے ہیں۔ مثلاً ایک شخص آگ میں ہاتھ ڈال کر جلا لیتا ہے۔ یا کوئی سخت چیز کھا کر درد شکم کا عذاب مول لیتا ہے اسی طرح جو قومیں جدوجہد چھوڑ دیتی ہیں اور عیاشیوں میں پڑ جاتی ہیں۔ وہ اپنی فطری طاقتیں زائل کرنے کی وجہ سے عذاب میں گرفتار ہو جاتی ہیں۔ مثلاً تاتاریوں کا عباسی خاندان کو تباہ کرنا اور بغداد کی اینٹ سے اینٹ بجانا۔ بیان و بجا ہیں۔ جب سے کہ مستعصم باللہ ہلاکو خان کے مقابلہ میں بالکل کمزور تھا اور مسلمان صدیوں کی آرام اور سکون کی زندگی کی وجہ سے مقابلے کے ناقابل ہو چکے تھے یہ عذاب بد اعمالیوں کا صورت نا در گرفت کی طرح کے تھے قدرت کے قانون میں جن کی علت العلل تو بیشک خدا ہی ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے روز ازل سے وہ قانون انسانی فطرت اور اشیاء میں رکھ دیئے ہیں۔ جو بھی ان کو ملحوظ خاطر نہیں رکھیگا۔ اور اس کی خلاف ورزی کرےگا۔ قانون قدرت کے فولادی شکنجہ میں جکڑا جائےگا۔ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک انسان اور قوم میں فطری ہدایت رکھدی ہے۔ اس ہدایت سے کام لے کر انسان یا قوم ایسے عذابوں سے بچ سکتے ہیں۔ اس ہدایت کے متعلق مومن و کافر میں کوئی فرق نہیں یہ تکوینی ہدایت ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے تکوینی ہدایت کے علاوہ ایک اور بھی سلسلہ ہدایت شروع سے قائم کیا ہوا ہے۔ اور وہ ہدایت ہے۔ جو وہ اپنے انبیاء کے ذریعہ بھیجتا ہے۔ یہ ہدایت اللہ تعالیٰ اپنے خاص ارادے کے ماتحت بھیجتا ہے۔ تاکہ وہ فطری ہدایت سے ممیز ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ اس ہدایت کے حامل نبی کو آیات دیتا ہے۔ تاکہ لوگ اس کو پہچان سکیں۔ انہیں آیات میں سے ایک وہ عذاب ہوتا ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ آیت وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا میں بیان فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ جو عذاب ہم اپنے خاص ارادے کے ماتحت بھیجتے ہیں۔ وہ اس وقت تک نہیں بھیجتے جب تک پہلے ہم ہدایت یا رسول کے ذریعہ وعید نہیں بھیج لیتے۔ جو عذاب قانون قدرت کی خلاف ورزی کی وجہ سے آتے ہیں۔ ان کے لئے اللہ تعالیٰ کو خاص ارادے کی ضرورت نہیں بعینہ اسی طرح جس طرح فطری ہدایت کے لئے اللہ تعالیٰ کو کسی رسول کے بھیجنے کی ضرورت نہیں۔ اللہ تعالیٰ جو خاص عذاب اس ہدایت کی نافرمانی کی وجہ سے دیتا ہے۔ وہ آیات ہوتی ہیں۔ ان سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ قوانین قدرت کا حقیقی مالک بھی اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ جو عذاب اللہ تعالیٰ اس طرح دیتا ہے۔ اس کا اس کی علت سے کوئی تعلق بظاہر نہیں ہوتا۔ مثلاً فرعون کے نیل میں غرق ہونے کو اس کے غرور و نخوت کے ساتھ کوئی تعلق بظاہر نہیں معلوم ہوتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ قوانین قدرت میں سے کام لے کر دیتا ہے۔ جیسے فرعون کو نیل میں غرق کرتا ہے۔ اب دریاؤں میں ہزاروں لوگ ڈوبتے ہیں۔ ہم ایسی غرقابیوں کو خدا کی آیات اس معنی میں نہیں کہتے جس معنے میں کہ فرعون کی غرقابی کو۔ ایک مادہ پرست فلسفی تو فرعون کی غرقابی کو بھی اتفاق کہے گا۔ مگر حضرت موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل اسکو اعجاز یا آیت خداوندی ہی کہیں گے کیونکہ ان کو معلوم ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کے ذریعہ فرعون کو عذاب کی قبل از وقت وعید دلا دی گئی تھی۔ تو ہم اس کو وما کنا معذبین والا عذاب نہیں کہہ سکتے تھے۔ موسیٰ علیہ السلام کا اعجاز ہی تھا کہ جو کچھ ہوا وعید کے مطابق ہوا اس لئے ثابت ہے۔ کہ وہی عذاب معجزہ یا آیت کہلائے گا۔ جو خدا کی خاص ہدایت کی نافرمانی کی وجہ سے آئے۔ اور جو عذاب فطری قوانین کی خلاف ورزی کی وجہ سے آتے ہیں گو ان کی علت العلل بھی خدا ہی ہوتا ہے مگر ان کو ہم اس لحاظ سے خدا کی طرف سے نہیں کہیں گے۔ اور نہ ان پر وما کنا معذبین کا اطلاق کریں گے جو عذاب اللہ تعالیٰ اپنی خاص ہدایت کی خلاف ورزی کی وجہ سے پہلے متنبہ کر کے دیتا ہے۔ وہی اس آیت کے ماتحت آئیں گے۔ ایسے عذاب ہمیشہ مشروط ہوتے ہیں۔ اگر لوگ ہدایت کا راستہ اختیار کر لیں۔ تو ٹل جاتے ہیں۔ ورنہ نازل ہو کر رہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں کئی بار اعلان کیا ہے۔ کہ ہم ایسے عذاب لانے کے شائق نہیں۔ یہ محض تخویف کے لئے ہوتے ہیں جیسے کہ فرمایا۔

ما نرسل بالآیات الا تخویفا۔

(بنی اسرائیل رکوع ۶)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کیا جائے۔ (ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا

جماعت احمدیہ کو اہم ارشاد

ہر احمدی کو ہمیشہ "آئرن میٹل ورکس" کے بنے ہوئے تالے استعمال کرنے چاہئیں

اگر ہماری جماعت کے افراد صحیح طور پر توجہ کریں تو ایک لاکھ تالا سالانہ صرف ہماری جماعت میں ہی فروخت ہو سکتا ہے

ہر گاؤں اور ہر شہر میں

آئرن میٹل ورکس کی ایجنسیاں قائم کیجائیں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۹ اپریل ۱۹۴۶ء کو مجلس مشاورت میں نمائندگان جماعت کو صنعت و حرفت کیطرف توجہ دلاتے ہوئے جو کچھ ارشاد فرمایا اس کا وہ حصہ جو آئرن میٹل ورکس کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ احباب جماعت کے سامنے پیش کرتے ہوئے امید کیجاتی ہے کہ احباب حضور کے ارشاد پر فوری عمل فرمائیں گے۔ حضور نے فرمایا اس وقت سلسلہ کیطرف سے دو کارخانے جاری کئے گئے ہیں۔ ایک کارخانہ آئرن میٹل ورکس ہے جس میں تالوں کا کام ہوتا ہے۔ کارخانے والے پانچسو تالے روزانہ بناتے ہیں۔ اور ان کی سکیم یہ ہے کہ آہستہ آہستہ اپنے کام کو اتنا وسیع کریں۔ کہ وہ پندرہ سو بلکہ دو ہزار تالہ روزانہ بنانے لگ جائیں۔ اس کارخانہ کی بنی ہوئی چیزیں خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت مقبول ہو رہی ہیں اور کثرت کے ساتھ لوگوں میں فروخت ہوتی رہتی ہیں۔ کمپنی کا حال اللہ تعالےٰ جانتا ہے۔

تالہ ایک ایسی چیز ہے جو ہر احمدی کے استعمال میں آتا ہے۔ اگر بمبئی۔ مدراس اور کراچی کی بڑی بڑی فرمیں ان تالوں کو خریدتی ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ احمدی انکو خریدنے سے گریز کریں۔ اور یہ خیال کریں کہ شاید ہمارے کارخانہ کا مال اچھا نہیں ہوگا۔ جب ماہرین تجارت ان چیزوں کو خریدتے اور اس کی ایجنسیاں لینے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور بڑی بڑی فرمیں اس مال کو پسند کرتی اور اسے شوق سے خریدتی ہیں۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ ہماری جماعت کے دوست اس طرف توجہ نہ کریں۔

میں سمجھتا ہوں کہ جہاں دوسرے لوگ اس کارخانہ کی بنی ہوئی اشیاء کو خرید رہے ہیں وہاں ہماری جماعت کے دوستوں کا بھی فرض ہے کہ وہ اپنا قدم بڑھائیں۔ اور اس کارخانہ کے تالوں کو فروغ دینے کی کوشش کریں۔ یہ ایک ایسی چیز ہے جو جماعت کی مضبوطی اور اس کی ترقی کے ساتھ بہت بڑا تعلق رکھتی ہے۔

ہماری جماعت کی تعداد اسوقت لاکھوں تک پہنچی ہوئی ہے اگر لاکھوں آدمی اس کارخانہ کے بنے ہوئے تالے خریدنے لگیں تو یہ کارخانہ ہمیں تھوڑے عرصہ میں ہی موجودہ حالت سے دوگنا بلکہ چار گنا کرنا پڑے گا۔

میں سمجھتا ہوں کہ ہماری جماعت میں کم سے کم ایک لاکھ تالا سالانہ ضرور استعمال ہوتا ہے۔ اگر پانچسو تالا روزانہ کے حساب سے بھی آئرن میٹل ورکس والے تالے بنائیں تو وہ سال بھر میں ایک لاکھ اسی ہزار تالا بنا سکتے ہیں اور ان تالوں کا قریباً دو تہائی حصہ اپنی جماعت میں ہی خرچ ہو سکتا ہے بغیر اس کے کہ ہمارے دوست ایک پیسہ کا بھی زائد خرچ برداشت کریں۔ صرف انہیں اتنا کرنا پڑے گا کہ وہی روپیہ جو وہ تالوں کی خرید کے لئے دوسرے دوکانداروں کو دیتے ہیں وہ اپنے کارخانہ کو دے دیا کریں اس طرح ہزاروں ہزار روپیہ بغیر ایک پیسہ کے بوجھ کے سلسلہ کے پاس آ سکتا ہے۔ اور اس سے تبلیغ کو کئی گنا وسیع کیا جا سکتا ہے۔ آج کل پانچ آنہ کا تالا تو مل نہیں سکتا بارہ آنہ یا روپیہ یا دو روپیہ کا ایک تالا آتا ہے۔ اور ہر احمدی کا اپنی ذاتی ضروریات یا اپنے گھر کی ضروریات کیلئے تالا خریدنے پر مجبور ہوتا ہے۔ اگر امریکہ یا کلکتہ یا بمبئی کی کسی فرم کا بنا ہوا وہ کوئی تالہ خریدیں گے۔ تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ روپیہ اور لوگوں کے ہاتھوں میں چلا جائے گا۔ خصوصاً ایسے لوگوں کے ہاتھوں میں جو اسلام اور احمدیت کے مخالف ہیں۔ اگر ان کے دلوں میں کبھی صدقہ و خیرات کا خیال آیا تو بہرحال وہ روپیہ عیسائیت کی تقویت میں ہی خرچ ہوگا۔ لیکن اگر ہماری جماعت کے دوست احمدیہ کارخانہ کے بنے ہوئے تالے خریدیں گے۔ تو یہ سارا روپیہ خدائے واحد کے نام کی اشاعت اور اس کے اعلاء کے لئے خرچ ہوگا۔ اور سلسلہ کے کاموں کو زیادہ سے زیادہ وسیع کیا جا سکیگا۔ پس میں جماعت کے دوستوں کو خصوصیت سے توجہ دلاتا ہوں۔ کہ انہیں نہ صرف ذاتی ضرورت کے لئے

آئرن میٹل ورکس کے بنے ہوئے تالے

استعمال کرنے چاہئیں۔ بلکہ ہر گاؤں اور ہر شہر میں اس کی ایجنسیاں قائم کرنی چاہئیں اور اسطرح اپنی جماعت خصوصاً اور دوسروں میں عموماً اس کارخانہ کی بنی ہوئی چیزوں کو پھیلانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

حضور کے ان ارشادات کی روشنی میں احباب جماعت سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ اس قومی ادارہ کو کامیاب بنانے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ تجارت پیشہ احباب اپنے اپنے علاقہ میں اس کی ایجنسیاں قائم کریں۔ اور دیگر احباب اپنے شہر کے دوکانداروں سے صرف "امکو" (ٹریڈ مارک) تالا کا ہی اصرار سے مطالبہ کریں۔ اور سب سے بڑھکر یہ کہ اس صنعتی ادارہ کی کامیابی کیلئے رب العزت سے دعا کریں

مزید معلومات کیلئے مینیجر آئرن میٹل مینوفیکچرنگ کمپنی قادیان سے خط و کتابت کریں یا لوکل سیلز ایجنٹ سیف ورکس بازار ریتی چھلہ

تریاق کبیر

آپ نے امرت دہارا اور ایسی ہی اور دواؤں کی تعریف سنی ہوگی۔ یہ تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ تریاق کبیر اس قسم کی سب دواؤں سے زیادہ مفید اور زود اثر ہے۔ پیٹ کی درد میں ایک یا دو قطرے کھا لینے سے فوراً آرام ہو جاتا ہے معدہ کی تشنجی درد جو بیمار کو تڑپا دیتی ہے اور بیمار کہتا ہے۔ کہ اس کے معدہ کو کوئی پکڑ کر مروڑ رہا ہے۔ اس میں ایک قطرہ ہاتھ پر ملکر معدہ پر ہاتھ پھیر دینے سے دو سیکنڈ میں آرام محسوس ہوتا ہے بچھو اور بڑ کے کاٹنے پر لگانے سے درد میں فوراً کمی آجاتی ہے اور تسکین پیدا ہو جاتی ہے۔ دستوں اور ہیضہ میں نہایت زود اثر اور مجرب دوا ہے۔ غرض تمام حار امراض میں اس کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اور فوری فائدہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہوتا ہے آپ اس دوا کو دوسری دواؤں کے مقابلہ میں استعمال کر کے دیکھیں۔ آپ خود معلوم کر لیں گے کہ سب موجودہ دواؤں سے اس کا زیادہ اور فوری اثر ہے قیمت بڑی شیشی ۔ درمیانی شیشی ۔ چھوٹی شیشی ۔ علاوہ محصولڈاک

پتہ ملنے کا:- دواخانہ خدمت خلق قادیان

نصرت اسٹور قادیان

سے لکڑی کے خوبصورت فرنیچر۔ عمارتی سامان۔ خصوصاً پیچ ولایتی و دیگر جنرل اشیاء خرید کر فائدہ اٹھائیں۔

عید کے موقعہ پر بچوں کی خوشی کو مدنظر رکھتے ہوئے نصرت انڈسٹریز کے نہایت عمدہ لکڑی کے کھلونے سستے کر دیئے گئے ہیں تا ہر ایک غریب و امیر خرید سکے۔

ایک مرتبہ ضرور ہماری دوکان پر تشریف لا کر شکریہ کا موقع دیں۔

نوٹ: کھلونوں اور پیچوں کے تھوک نرخ طلب کریں۔ فرنیچر کرایہ پر بھی مل سکتا ہے

منیجر نصرت اسٹور ریتی چھلہ ریلوے روڈ قادیان

احمدیت کے متعلق پانچ سوالات

۱۔ کیا احمدیت کا اظہار کرنا ضروری ہے (۲) غیر احمدی امام کے پیچھے نماز کیوں جائز نہیں ۳۔ قرآن شریف میں خدا تعالیٰ نے ہمارا نام مسلم رکھا ہے۔ پھر ہم کیوں احمدی نام رکھیں اور ایک نیا فرقہ قائم کریں (۴) کیا قرآن شریف و حدیث شریف سے فرض ہے کہ ہم اپنی نجات کے لئے مسیح و مہدی کو عملاً نبی طور پر مانیں؟ ۵۔ کیا مذکورہ بالا حالات کے ماتحت خفیہ بیعت قبول کی جائے گی جواب منجانب حضرت امام جماعت احمدیہ دوسرا ایڈیشن مزید اضافہ کے ساتھ شائع کیا گیا ہے طالب حق کو مفت تبلیغ کے لئے ایک روپیہ کے ٹکٹ معہ محصولڈاک عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (منیجر)

قادیان میں زمینوں کی خرید فروخت

مکینیکل انڈسٹریز لمیٹڈ قادیان نے اپنی دیگر مصروفیتوں کے باوجود نظارت امور عامہ کی منظوری سے زمینوں کی خرید و فروخت کا کام اس لئے شروع کیا ہے۔ کہ قیمتوں کو مناسب اعتدال پر رکھتے ہوئے احباب جماعت کو فائدہ پہنچائے۔ پس آپ ہماری خدمات سے فائدہ اٹھائیں۔

منیجر مکینیکل انڈسٹریز لمیٹڈ

تفسیر کبیر

تفسیر کبیر جلد ششم جزو چہارم نصف اول (تیسویں پارے کا نصف اول)

پتہ ملنے کا:- سیف برادرس قادیان۔

عبوری حکومت کی تشکیل کے بارہ میں وائسرائے ہند کی تقریر

دہلی ۲۴ اگست:- آج سہ پہر کو ایگزیکٹو کونسل قائم کرنے کے بعد رات کے آٹھ بجے لارڈ ویول نے جو تقریر کی ہے۔ وہ شائع ہو چکی ہے۔ نئی حکومت میں شامل ہو جائے۔ پانچ نشستیں ہر وقت اسے پیش کی جا سکتی ہیں۔ اور لیگ چاہے تو بہت جلد نئی حکومت کو توڑ کر اس کی جگہ لیگ کانگرس کولیشن حکومت کی جا سکتی ہے۔

وائسرائے نے ۱۶ مئی کے اعلان کے متعلق دوبارہ یہ امر خاص زور دیتے ہوئے کہا۔ کہ یہ اعلان ناقابل ترمیم ہے۔ اور میں لیگ کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ دستور ساز اسمبلی اسی اعلان کے مطابق کام کرے گی مجھے یقین ہے۔ کہ آپ کو اس امر کا پورا پورا احساس ہوگا۔ کہ ہندوستان کی تاریخ آزادی پر ایک بہت بڑا قدم اٹھایا گیا۔ آپ سب اس امر سے بھی متفق ہوں گے۔ کہ ہمیں ایک ایسی حکومت کی فوری ضرورت ہے۔ جو ملک کے سیاسی عناصر کی زیادہ سے زیادہ نمائندہ ہو۔

مسلم لیگ کو یہ خدشہ ہرگز محسوس نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ کسی اہم مسئلہ پر اسے نئی حکومت کے ارکان کی اکثریت سے شکست ہو جائے گی۔ کولیشن حکومت صرف اسی شرط پر زندہ رہ سکتی ہے اور صرف اسی شرط پر اپنا کام جاری رکھ سکتی ہے۔ اگر اس کی دونوں بڑی پارٹیاں مطمئن ہوں میں اس چیز کا بھی انتظام کر دوں گا۔ کہ دونوں پارٹیوں میں اہم ترین محکموں کی مساوی تقسیم ہو۔ مجھے یقین ہے۔ کہ مسلم لیگ اپنی پالیسی پر نظرثانی کرتی ہوئی نئی حکومت میں شامل ہونے کا فیصلہ کر دے گی۔

دریں اثنا ہندوستان کا انتظام حکومت چلایا جانا نہایت ضروری ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ ملک کی اکثریت کے نمائندے ملک کی حکومت چلانے میں میرے رفقائے کار ہوں گے۔

صوبجاتی آزادی کے میدان میں صوبائی حکومتوں کو بہت وسیع اختیارات حاصل ہیں۔ اور مرکزی حکومت ان اختیارات میں مداخلت کرنے کی مجاز نہیں ہو سکتی۔ میری اپنی حکومت کی نہ ہی یہ خواہش ہوگی۔ اور نہ ہی اسے یہ اختیار حاصل ہوگا۔ کہ وہ صوبائی انتظام حکومت کی حدود کی تحریف کرے

فسادات کلکتہ کا سبق

حال ہی میں کلکتہ میں جو خوفناک فسادات ہوئے ہیں۔ ان سے یہ سبق ملتا ہے۔ کہ اگر ہندوستان آزادی کے میدان میں داخل ہونے میں کامیابی سے عبوری دور سے گزرنا چاہتا ہے۔ تو یہاں بہت زیادہ رواداری کے جذبات کی نشوونما ضروری ہے۔ میں ہندوستان کے متحمل مزاج شہریوں سے نہیں بلکہ نوجوان اور غیر مطمئن عناصر کو بھی یہ محسوس کرنے کی دردمندانہ اپیل کروں گا۔ کہ سخت الفاظ اور متشددانہ اقدامات سے انہیں ان کی قوم یا ہندوستان کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ ہر صوبہ میں امن و ضبط کا قیام اور عام شہریوں کا سختی سے اور غیر جانبداری کے ساتھ تحفظ اشد ضروری ہے۔

وائسرائے نے اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ کلکتہ میں امن بحال کرنے کے لئے بجا طور پر فوج بلانی پڑی۔ لیکن میں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ شہری بدامنی کو دبانا فوج کے عام فرائض میں داخل نہیں۔ یہ کام صوبائی حکومت کا ہے۔ فوج کا استعمال آخری ہتھیار ہونا چاہیئے نئی حکومت میں وار ممبر ہندوستانی ہوگا۔ میں اور خود کمانڈر انچیف اس تبدیلی کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ لیکن مسلح فوجوں کی آئینی پوزیشن کسی صورت میں تبدیل نہیں ہوگی وہ اب بھی ملک معظم کے ماتحت ہے۔ میں بھی ملک معظم اور پارلیمنٹ کے سامنے جوابدہ ہونگا۔ تمام مخالف حالات کے باوجود دونوں بڑی جماعتوں میں سمجھوتہ کے امکانات موجود ہیں۔ مجھے یقین ہے۔ کہ دونوں میں آخر تک امن و مفاہمت کا خیر مقدم ...

میں اخبارات سے یہ بھی اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ سمجھوتہ اور اعتدال پسندی کے لئے فضا سازگار پیدا کریں یہ بھی ضروری ہے۔ کہ دستور ساز اسمبلی اپنا کام جلد از جلد شروع کر دے یہاں میں پھر اس امر کی یاد دہانی کرانا چاہتا ہوں۔ کہ مسلم لیگ کو یہ یقین دلایا جا چکا ہے کہ صوبائی اور گروپ آئین کی ترتیب کے بارے میں ۱۶ مئی کے بیان میں درج کردہ طریق کار کی دیانتداری سے پابندی کی جائے گی۔

کسی بڑے مسئلہ کو طے کرنے کے لئے دونوں بڑی قوموں کے نمائندوں کی اکثریت کے رضامند ہونے کے اصول میں ردوبدل کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کانگرس یہ تسلیم کرنے کو بھی تیار ہے۔ کہ دستور ساز اسمبلی کی سفارشات کی توضیح کے بارے میں جو تنازعہ بھی پیدا ہوگا اسے فیڈرل کورٹ سے دور کرا لیا جائے۔ مجھے یقین ہے کہ مسلم لیگ اس سکیم کے متعلق اپنے فیصلہ پر نظرثانی کرے گی۔

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

نئی دہلی ۲۴ اگست:- آج سہ پہر مندرجہ ذیل سرکاری اعلان جاری کیا گیا ہے۔ ملک معظم نے گورنر جنرل کی ایگزیکٹو کونسل کے موجودہ ارکان کے استعفے منظور کر لئے ہیں۔ اور مندرجہ ذیل اصحاب کو ایگزیکٹو کونسل کے ممبر مقرر کیا ہے۔

(۱) پنڈت جواہر لال نہرو (۲) سردار ولبھ بھائی پٹیل (۳) ڈاکٹر راجندر پرشاد (۴) مسٹر راجگوپال اچاریہ (۵) مسٹر آصف علی (۶) مسٹر سی راجگوپال اچاریہ (۷) مسٹر سرت چندر بوس (۸) ڈاکٹر جان متھائی (۹) سردار بلدیو سنگھ (۱۰) مسٹر جگجیون رام (۱۱) سر شفاعت احمد خان (۱۲) سید علی ظہیر دو مزید مسلم ارکان کا تقرر بعد میں عمل میں لایا جائے گا۔ عارضی حکومت ۲ ستمبر کو عہدے سنبھال لیگی

کلکتہ ۲۴ اگست۔ وائسرائے ہند آج بذریعہ طیارہ دہلی سے کلکتہ پہنچ گئے ڈیڑھ گھنٹہ تک آپ نے گورنر بنگال اور دوسرے افسروں کی معیت میں ان علاقوں کا دورہ کیا۔ جہاں فساد کا زور رہا تھا۔ فساد کے دوران میں جو مال لوٹے گئے ہیں ان کی برآمدگی سے تحقیقات جاری ہے اس سلسلے میں بہت سی گرفتاریاں بھی عمل میں آئی ہیں۔ شہر کی حالت اب قدرے سدھر چکی ہے۔ بہت کم لوگ شہر کو چھوڑ رہے ہیں۔

ڈھاکہ ۲۴ اگست:- آج جاپ...

مزید آدمیوں کو چھرا گھونپا گیا۔ جن میں سے تین مر گئے۔ اس وقت تک فساد کے سلسلے میں ۴۴ اشخاص مارے جا چکے ہیں۔

شملہ ۲۴ اگست۔ وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے نئے رکن سر شفاعت احمد خان پر ۔ ایس آر نے کہا ہے۔ کہ دو نوجوانوں نے آپ پر حملہ کر دیا۔ اور چاقو کی ضرب سے آپ کے سر چھاتی اور گردن پر متعدد زخم لگائے آپ کے بے ہوش ہو جانے پر حملہ آور بھاگ گئے ہوش آنے پر آپ نے مدد کے لئے پکارا۔ دکانداروں نے آپ کو گھر پہنچایا۔ جہاں سے فوراً ہسپتال پہنچایا گیا۔ جہاں کلوروفارم سنگھا کر آپ کی مرہم پٹی کی گئی۔ اب آپ کی حالت خطرے سے باہر ہو گئی ہے۔

شملہ ۲۴ اگست۔ شملہ میں ہتھیار لیکر چلنے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ ہندو اور مسلم تعلقات میں ایک کشیدگی کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔

بمبئی ۲۵ اگست وائسرائے کی تازہ تقریر کے متعلق مسٹر جناح نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ رائے زنی کرنے سے پہلے میں اس پر پوری طرح غور کرنا چاہتا ہوں۔

لاہور ۲۵ اگست۔ حکومت پنجاب نے صوبہ کے بڑے بڑے شہروں میں ہتھیار لیکر چلنے کی ممانعت کر رہی ہے اس سلسلہ میں شملہ میں مختلف پارٹیوں کے لیڈروں کی ایک میٹنگ ہوئی۔ جس میں قیام امن کے سلسلے میں مختلف تجاویز پر غور کیا گیا

ٹوکیو ۲۵ اگست جاپان کی نو پارلیمنٹ نے آئینی اصلاحات کا ایک بل ۴۲۱ ووٹوں کے مقابلہ میں آٹھ ووٹوں کی اکثریت سے پاس کر دیا ہے۔ اس بل کی رو سے